Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون نمبر ۴۴۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم بدھ
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۳/۲۸ | ۱۸ صفر ۱۳۹۴ھ ۔ ۱۳ امان ۱۳۵۳ہش ۔ ۱۳ مارچ ۱۹۷۴ء | نمبر ۵۸

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ امان ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تا حال لاہور میں قیام فرما ہیں۔

حضور کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ

احبابِ جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں:۔

"میری طبیعت خراب رہتی ہے۔ محمد احمد خاں بھی بیمار ہیں تمام احمدی بھائی بہنیں برابر دعا کرتے رہیں۔

میں سب بیماروں کیلئے جو کے خط آتے ہیں یا جن کے نام الفضل میں دیکھتی ہوں اور سب کی مشکلات اور دقتوں کے لئے برابر دعا التزام سے کرتی ہوں وہ بھی دعا کرتے رہیں۔ سیٹھ اعظم صاحب کی بابت سنا ہے کہ بہتر ہو کر اب وہ پھر بہت شدید علالت میں مبتلا ہیں ان کے لئے بھی برابر دعا کرتی رہی اور کرتی ہوں۔ مبارکہ"

ربوہ ۱۲ امان ۔ محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آبادی تا حال شدید بیمار ہیں ہر ممکن علاج کے باوجود بہتری کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔

احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے خاص طور پر دعا کرنے کی درخواست ہے۔

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صحابہ کرامؓ کی وہ پاک جماعت تھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی الگ نہیں ہوئی

وہ خدا کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے اور حق یہ ہے کہ انہوں نے دریغ نہیں کیا

"صحابہ کرامؓ کی وہ پاک جماعت تھی جو اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی الگ نہیں ہوئے اور وہ آپ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے بلکہ دریغ نہیں کیا۔ ان کی نسبت آیا ہے منھم من قضٰی نحبہٗ ومنھم من ینتظر یعنی بعض اپنا حق ادا کر چکے اور بعض منتظر ہیں کہ ہم بھی اس راہ میں مارے جاویں۔ اس سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قدر و عظمت معلوم ہوتی ہے۔ مگر یہاں یہ بھی سوچنا چاہیئے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے روشن ثبوت ہیں۔ اب کوئی شخص ان ثبوتوں کو ضائع کرتا ہے تو وہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کو ضائع کرنا چاہتا ہے۔ پس وہی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچّی قدر کر سکتا ہے جو صحابہ کرامؓ کی قدر کرتا ہے۔ جو صحابہ کرامؓ کی قدر نہیں کرتا وہ ہرگز ہرگز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قدر نہیں کرتا۔ وہ اس دعوے میں جھوٹا ہے اگر کہے کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے محبّت رکھتا ہوں۔ کیونکہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے محبّت ہو اور پھر صحابہؓ سے دشمنی۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلد ششم صـــ ۲۷۷، صـــ ۲۷۸)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ضروری ارشاد

حضور نے فرمایا:۔

"چونکہ بنیادوں کو تو ہم نے بہر حال مضبوط کرنا ہے اس لئے ہم نے کام شروع کرنے میں انتظار نہیں کرنا۔ اس لئے جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے اپنا سارا وعدہ پورا کرنے کی وہ سارا دیدیں اور پھر آنے والے سالوں میں تھوڑی بہت جتنی بھی خدا توفیق دے وہ دیتے چلے جائیں۔"

پھر فرمایا:۔

"وہ دوست جن کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہے یا اچانک ان کی آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو گیا ہے وہ آگے بڑھیں اور خود کو تکلیف میں ڈالے بغیر نسبت کے لحاظ سے نہیں بلکہ جو ضرورت ہے اس عظیم منصوبہ کی اس کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے پہلے سال جتنا زیادہ سے زیادہ دے سکتے ہیں دے دیں۔"

پبلشر:۔ مسعود احمد ۔ پرنٹر:۔ سید عبد الحی ۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ ر اماں ۱۳۵۳ ہش

طوفانوں کا مقابلہ کرنے والی مضبوط چٹان

اللہ تعالیٰ کے ماموروں اور ان کی قائم کردہ جماعتوں کی ہمیشہ ہی مخالفت کی جاتی ہے۔ اور پھر وہ مخالفت ہوتی بھی اتنی شدید ہے کہ مخالفینِ حق اہلِ حق کا نام و نشان تک مٹا ڈالنا چاہتے ہیں۔ لیکن اہلِ حق (یعنی مامورینِ الٰہی اور ان کے متبعین) پر اس انتہائی شدید مخالفت کا ذرہ سے کوئی اثر نہیں ہوتا، اس لئے نہیں کہ وہ طاقتور ہوتے ہیں اور مخالفت کو دبانا اور کالعدم کر دینا ان کے لئے آسان ہوتا ہے بلکہ بے بضاعت و بے استطاعت اور بے زر اور بے زور ہونے کے باوجود وہ بڑی سے بڑی مخالفت اور مہیب سے مہیب خطرہ کو بھی خاطر میں نہیں لاتے۔ اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ انہیں یہ تسلی ہوتی ہے کہ ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ ہم بے شک کمزور ہیں لیکن ہمارا خدا کمزور نہیں ہے، وہ قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا ہے۔ وہ اپنے وعدہ کے بموجب مخالفینِ حق کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دے گا بلکہ ان کے مخالفانہ منصوبوں کو خاک میں ملا کر رکھ دے گا۔ خدا تعالیٰ پر کامل توکل کی وجہ سے وہ مخالفت کے طوفانوں اور انتہائی مہیب خطروں کے اوقات میں بھی خوف اور حزن کو اپنے قریب آنے نہیں دیتے اور مضبوط چٹان کی طرح اپنی جگہ پر قائم رہتے ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق اپنے کلامِ پاک میں فرمایا ہے:۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝
اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا
وَفِی الْاٰخِرَۃِ ؕ لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ؕ ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝

(یونس آیات ۶۳ تا ۶۵)

ترجمہ:۔ سنو! جو لوگ اللہ سے سچی محبت رکھنے والے ہیں اُن پر نہ کوئی خوف مستولی ہوتا ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لاتے اور تقویٰ کو ہمیشہ لازم حال رکھتے ہیں۔ ان کے لئے اِس ورلی زندگی میں (بھی خدا کی طرف سے) بشارت (پانے کا انعام مقرر) ہے اور بعد والی (زندگی) میں بھی۔ اللہ کی فرمودہ باتوں میں قطعاً کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ یہی وہ کامیابی ہے جو عظیم الشان کامیابی کہلا سکتی ہے۔

بھلا جب قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر خدا کی بشارتیں ان کے ساتھ ہوں تو وہ بظاہر طاقتور مخالفین کی ریشہ دوانیوں اور ان کے انتہائی خطرناک منصوبوں اور ارادوں کو کیوں خاطر میں لائیں اور خوف اور حزن کو کیوں اپنے قریب آنے دیں۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گزشتہ مامورینِ الٰہی اور ان کی جماعتوں کے ساتھ کی جانے والی زیادتیوں اور مظالم کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا:۔

"اِسی طرح پر آج ہماری مخالفت کی جاتی ہے۔ ہمارے مخالف طبعاً یقین کرتے ہیں کہ اِن کے غلط عقائد کا استیصال ہمارے ہی ہاتھ سے ہوگا اس لئے وہ فطرۃً ہماری مخالفت کرتے ہیں اور ہم کو دُکھ دینے میں کوئی کمی نہیں کرتے مگر ان کے یہ دُکھ اور ایذائیں ہمیں اپنے کام سے نہیں روک سکتی ہیں۔ یہ سچ ہے کہ آجکل ہم بہت ہی غریب ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہمارا کوئی بھی نہیں اور وہی ہمیں بس ہے۔ ہمیشہ ہمارے خلاف یہ کوشش کی جاتی ہے کہ جب اور جس طرح کسی کا بس چلے اس تھوڑی سی قوم کو نابود کر دیا جاوے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ہے کہ وہ ہماری حفاظت کرتا ہے ورنہ مخالفت کی تو یہ حالت ہے کہ اگر کوئی بیرونی مخالف مقدمہ کرے تو اندرونی مخالف اس سے سازش کرتے ہیں اور اس کو ہر قسم کی مدد دیتے ہیں، اور اگر کوئی اندرونی مخالف حملہ کرے تو بیرونی دشمن اس سے آملتے ہیں، اور پھر سب ایک ہو کر مخالفت میں اُٹھتے ہیں۔ اِن ساری مخالفتوں، عداوتوں کو میں دیکھتا ہوں اور برداشت کرتا ہوں اور مجھے یہ سب بے حقیقت نظر آتی ہیں جب خدا تعالیٰ کے وعدوں پر نظر کرتا ہوں۔

چنانچہ اُس کا ایک وعدہ یہ ہے جو پچیس [25] برس ہوئے اشاعت پا چکا ہے۔

"براہین احمدیہ" میں لکھا گیا ہے یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ وَ مُطَھِّرُکَ مِنَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَجَاعِلُ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْکَ فَوْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ـــ یہ وعدہ بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے منکروں کو میرے متبعین پر غالب نہیں کرے گا بلکہ وہ مغلوب ہی رہیں گے۔ اِس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جس قدر لوگ اِس فرقۂ حقّہ کے مخالف ہیں خواہ وہ اندرونی ہوں یا بیرونی مغلوب رہیں گے۔ پس اِس وعدۂ الٰہی کو دیکھ کر ساری مخالفتیں اور عداوتیں ہیچ نظر آتی ہیں۔۔۔۔ ہم مطمئن ہیں کہ یہ وعدے پورے ہوں گے اِس لئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے وعدے سچے ہیں وہ پورے ہو کر رہتے ہیں، کوئی انسان ان کو روک نہیں سکتا۔"

(تقریر فرمودہ ۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء بحوالہ ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۹۰، ۲۹۱)

جماعت احمدیہ بتائید و توفیقِ الٰہی اپنے عملی نمونہ کے ذریعہ قرآنی صداقت اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ کو گذشتہ اسّی سال سے دُنیا پر آشکار کرتی چلی آرہی ہے۔ مخالفتوں کے طوفان اُٹھتے اور بہت کچھ زور دکھاتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ ان کا منہ پھیر کر دُنیا پر آشکار کر دکھاتا ہے کہ میں اپنی اِس جماعت کے ساتھ ہوں میں نے ہی اسے قائم کیا ہے اور میں ہی اِس کا محافظ ہوں اور بلاشبہ یہی میرے وہ خاص بندے ہیں جو لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ کے مصداق ہیں ☆

اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے۔ اُسی سُنّت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے ہر ایک طرف سے کوشش ہو گی کہ تم ٹھوکر کھاؤ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سُننی پڑیں گی اور ہر ایک جو تمہیں زبان یا ہاتھ سے دُکھ دے گا وہ خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے۔ اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اِس وقت سُن رکھو کہ تمہارے فتحمند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو، کیونکہ اگر تم نے یہ راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم میں صرف باتیں ہی باتیں ہوں گی جن سے خدا تعالیٰ نفرت کرتا ہے اور کراہت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ سو تم ایسا نہ کرو کہ اپنے پر دو[2] لعنتیں جمع کر لو ایک خلقت کی اور دوسری خدا کی بھی۔

یقیناً یاد رکھو کہ لوگوں کی لعنت اگر خدا کی لعنت ساتھ نہ ہو کچھ بھی چیز نہیں۔ اگر خدا ہمیں نابود نہ کرنا چاہے تو ہم کسی سے نابود نہیں ہو سکتے لیکن اگر وہی ہمارا دشمن ہو جائے تو کوئی ہمیں پناہ نہیں دے سکتا۔ ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو اِس کا اُس نے مجھے بار بار یہی جواب دیا کہ تقویٰ سے۔ سو اَے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔" (ازالۂ اوہام)

درخواستِ دُعا

ہمارے ایک مخلص احمدی دوست مکرم سید عبدالرحیم شاہ صاحب آف پھگلہ ضلع ہزارہ حال دارالرحمت غربی ربوہ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کا اپریشن ہو چکا ہے۔ پہلے سے افاقہ ہے لیکن حالت ابھی خطرہ سے باہر نہیں ہے۔

احباب سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدظنی اور اس کے مہلک نتائج

مکرم نذیر احمد خادم صاحب لاکھا روڈ نواب شاہ (سندھ)

بدظنی کے معنی ہیں (کسی شخص کے بارہ میں) بُرا خیال اور بُرا گمان کرنا۔ بدظنی و بدگمانی ایک خطرناک اور بے شمار خرابیوں کو جنم دینے والا روحانیت سوز مرض ہے۔ اس کا مرتکب دینی و دنیوی بھلائیوں اور اخلاقی اقدار سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے اور اس کا وجود ہزاروں برائیوں کا منبع بن جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بدظنی سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے مومنوں کو حکم دیا ہے کہ:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ۔ (الحجرات)

"اے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں اور تجسس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔ کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا پسند کریگا۔ (اگر تمہاری طرف یہ بات منسوب کی جائے تو) تم اس کو ناپسند کروگے اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ بہت ہی توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔"

اس آیت کریمہ سے واضح ہے کہ اکثر گمان اور خیال جو انسان دوسروں کے بارہ میں کرتا ہے۔ وہ گناہ بن جاتے ہیں (بدظنی و بدگمانی کی عادت) دوسروں کے بارہ میں تجسس کرتے رہنے اپنے بھائی بہنوں کی غیبت کرنے جیسی خطرناک برائیوں کو جنم دیتی ہے نیز یہ کہ بدظنی تقویٰ کے منافی اور تقویٰ سے محروم کر دینے والی بیماری ہے اور اگر خدانخواستہ کبھی کسی کے بارہ میں بُرا خیال دل میں پیدا ہو تو اس پر ہر سچے مومن کو توبہ و استغفار سے کام لینا چاہیئے۔ بدظنی کا مرض عموماً مندرجہ ذیل اسباب کی بنا پر دل و دماغ میں جگہ پاتا ہے۔

(الف) کسی بھائی یا بہن سے متعلق کوئی سنائی بات پر بغیر تحقیق کے یقین کر لینا اور اسے سچ سمجھ لینا اسکے بارہ میں حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہر مسلمان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ حضورؐ فرماتے ہیں کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ کہ کسی شخص کے جھوٹا ہونے کی یہی دلیل کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو دوسروں کے سامنے بیان کرتا پھرے۔" پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے کسی بھائی یا بہن کے خلاف کسی سے کوئی بات سنیں تو اسے صحیح نہ سمجھیں اور نہ ہی دل میں اپنے اُس بھائی یا بہن کے متعلق بُرے خیال کو جگہ دیں بلکہ بات کرنے والے کو ایسا مناسب جواب دیں کہ اُسے آئندہ غیبت و بہتان طرازی کی جرأت نہ ہو۔

(ب) بدظنی کا ایک سبب یہ بھی ہوتا ہے کہ کسی کے ظاہری رویہ، عمل اور حالات و آثار کو دیکھ کر اپنی سمجھ اور فہم کے قصور کی وجہ سے اُسے فی الواقع ویسا ہی تصور کر لینا اور جلد بازی میں غلط رائے قائم کر لینا۔ اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ اشعار ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔

"تم دیکھ کر بھی بد کو بچو بدگمان سے
ڈرتے رہو عقاب خدائے جہان سے
شاید تمہاری آنکھ ہی کر جائے کچھ خطا
شاید وہ بد نہ ہو جو تمہیں ہے وہ بدنما
شاید تمہاری فہم کا ہی کچھ قصور ہو
شاید وہ آزمائش ربّ غفور ہو"

(ج) دوسروں کے ذاتی امور کی خواہ مخواہ ٹوہ لگاتے رہنے اور اُس کے حالات میں تجسس کرتے رہنے کی عادت بھی بدگمانی و بدظنی کا موجب بنتی ہے۔ لہٰذا انسان کو اپنی اصلاح اور اپنے اعمال کے محاسبہ کی طرف توجہ دینی چاہیئے اور ارشادِ خداوندی۔ "لَا تَجَسَّسُوْا" پر عمل پیرا ہونا چاہیئے دوسروں کے عیبوں کی تلاش تو درکنار ہمیں تو یہ حکم ہے کہ کسی کی برائی کو آنکھوں سے دیکھ کر بھی اُسے لوگوں میں نہ پھیلائیں بلکہ اس کی پردہ پوشی کریں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ کہ جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی (یا بہن) کے کسی عیب پر پردہ ڈالے گا۔ خدا تعالیٰ قیامت کے دن اس کے عیبوں کو چھپائے گا۔" ترمذی شریف میں ایک حدیث ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اپنے "مسلمان بھائیوں کے عیبوں کے پیچھے نہ پڑا کرو جو کوئی اپنے مسلمان بھائیوں کے چھپے ہوئے عیوب کے درپے ہوتا ہے خدا اُس کے پوشیدہ عیبوں کو ظاہر کرنے پر تُل جاتا ہے اور جس کے عیب ظاہر کرنے پر خدا تُل جائے تو وہ اس کو ذلیل و رسوا کر کے ہی چھوڑتا ہے خواہ وہ اپنے گھر کے اندر گھس کر ہی کیوں نہ بیٹھ جائے" (ترمذی)

اسی طرح حضور اکرمؐ کا ایک اور ارشاد بھی ایسے لوگوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے جو اپنے بھائی بہنوں اور رشتہ داروں وغیرہ پر عیب لگاتے اور طعنہ زنی کرتے ہیں۔ حضور فرماتے ہیں مَنْ عَیَّرَ اَخَاہُ بِذَنْبٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَعْمَلَہٗ (ترمذی) کہ "جو شخص اپنے کسی بھائی کو اُس کے کسی گناہ کا طعنہ دے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا۔ جب تک وہ خود بھی اُس گناہ میں مبتلا نہ ہو جائے۔" (العیاذ باللّٰہ)

(د) کسی چیز کے روشن اور اچھے پہلو کو نظر انداز کر کے اُس کے تاریک اور بُرے پہلو کو نمایاں کرنے کی عادت و جذبہ بھی پیدا کرنے کا ایک سبب ہے ایک روایت کے مطابق ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے حواریوں کے ساتھ سیر کو جا رہے تھے کہ راستہ میں ایک مردہ کتا پڑا ہوا تھا جسے دیکھ کر حواریوں نے سخت نفرت کا اظہار کیا اور کہا کہ کتے کی لاش سے کس قدر بدبو اور تعفن اُٹھ رہا ہے حواریوں کی بات سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے دیکھو اس کتے کے دانت کیسے صاف اور سفید ہیں۔ پس خدا کے نیک بندے ہمیشہ ہر چیز کے اچھے اور روشن پہلو اجاگر کرتے ہیں اور خواہ مخواہ بدظنی و گمانی میں مبتلا ہو کر اپنے دل و جان کو دکھ نہیں ڈالتے اور نہ ہی دوسروں کی دلآزاری کا موجب بنتے ہیں۔

(ہ) تکبر خود پسندی اپنے آپ کو دوسروں سے بہتر سمجھنے اور دوسروں کو اپنے سے کمتر و حقیر خیال کرنے کی عادت بھی ظن فاسد کا موجب بن جاتی ہے۔ مومنوں کا باہمی تعلق دوستوں اور بھائیوں جیسا ہوتا ہے وہ ایک دوسرے کے جذبات و احساسات اور مفادات کی پاسداری کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُھُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ" کہ مومن مرد اور مومن عورتیں آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں پھر فرمان الٰہی ہے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ ... الخ (الحجرات) کہ مومنوں کا رشتہ آپس میں بھائی بھائی کا ہے۔"

پھر ایک اور مقام پر قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے مومنو تم خدا کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں ایک دوسرے کی اُلفت پیدا کر دی پس اُس کے احسان سے تم بھائی بھائی بن گئے "ان آیاتِ کریمہ سے اظہر من الشمس ہے کہ اہل ایمان کا ایک دوسرے سے مودت و محبت اور اخوت کا گہرا رشتہ اور قلبی تعلق ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کے بارہ میں کبر و غرور سے کام نہیں لے سکتے اور نہ ہی ایک دوسرے پر کسی برتری کا اُن کے دل میں خیال پیدا ہو سکتا ہے بلکہ اس کے برعکس ایک مومن دوسرے مومن کا اپنا بھائی ہونے کی حیثیت سے احترام کرتا ہے اور کوئی ایسی حرکت نہیں کرتا نہ ہاتھ سے نہ زبان سے کہ جس سے اس کے بھائی کے جذبات مجروح ہوں یا اس کی عزت و وقار پر حرف آتا ہو۔ اگر اہل ایمان خدا تعالیٰ کے اس عظیم احسان کی قدر کریں اور ہر مومن دوسرے مومن سے قرآنی تعلیم کے مطابق ایک دوست اور بھائی کا سا سلوک کرے تو پھر نہ تو اس کے دل میں اپنے کسی مومن بھائی بہن کے متعلق کبر و غرور پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی وہ اُسکے متعلق بدظنی و بدگمانی کا ارتکاب کر سکتا ہے

(و) بُری صحبت / بُرے ساتھی سے تعلق رکھنے یا اخلاق و تہذیب سے گری ہوئی تحریرات پڑھنے والے لوگ تو بہت جلد بدظنی و بدگمانی کے تباہ کن مرض میں مبتلا ہو جاتے ہیں کیونکہ اُنکے دلوں سے نیکی تقویٰ کا احترام و اہمیت اُٹھ جاتی ہے اور برائی و بےحیائی اور ناپسندیدہ امور قباحت اور معنزت کے احساس سے وہ عاری ہوتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں مومنوں کو کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کہکر نیک صالح اور حق پرست لوگوں کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ نیز بدی اور ناپسندیدہ باتوں کی تشہیر سے بھی اسلام نے سختی کے ساتھ منع فرمایا ہے۔ اگر ہم بدظنی کے ان اسباب و موجبات سے بچتے رہیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے بدظنی جیسی مہلک بیماری سے بھی بچ سکتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدظنی و بدگمانی کے نقصانات اور اس کی ہلاکت خیز خرابیوں کے بارہ میں حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل ارشادات ہر نیک فطرت انسان کے لئے مشعل راہ اور موجب ہدایت ہیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

(۱) "بدظنی ایک ایسا مرض ہے۔ اور ایسی بُری بلا ہے جو انسان کو اندھا کرکے ہلاکت کے تاریک کنوئیں میں گرا دیتی ہے ..... بدظنی ہی تو ہے جو لوگوں کو خداتعالیٰ کی صفات خلق۔ رحم رزاقیت وغیرہ سے معطل کرکے نعوذ باللہ ایک فرد معطل اور شئے بیکار بنا دیتی ہے۔ الغرض اسی بدظنی کے باعث جہنم کا بہت بڑا حصہ اگر کہوں کہ سارا حصہ بھر جائیگا تو مبالغہ نہیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۹۵)

(۲) "بدظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتش سوزاں خس و خاشاک کو۔"

(الوصیت صفحہ ۲۶ حاشیہ)

(۳) میں سچ کہتا ہوں کہ بدظنی بہت ہی بُری بلا ہے جو انسان کے ایمان کو تباہ کر دیتی ہے اور صدق اور راستی سے دُور پھینک دیتی ہے اور دوستوں کو دشمن بنا دیتی ہے۔ صدیقوں کے کمال حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان بدظنی سے بہت ہی بچے۔ اور اگر کسی کی نسبت کوئی سوءظن پیدا ہو تو کثرت کے ساتھ استغفار کرے اور خداتعالیٰ سے دعائیں کرے تاکہ اس معصیت اور اس کے بُرے نتیجہ سے بچ جاوے جو اس بدظنی کے پیچھے آنیوالا ہے۔ اس کو کبھی معمولی چیز نہیں سمجھنا چاہیئے۔ یہ بہت ہی خطرناک بیماری ہے جس سے انسان بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہے۔ غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اللہ تعالےٰ ان سے یہی فرمائیگا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۵۹)

(۴) فساد اس سے شروع ہوتا ہے کہ انسان ظنون فاسدہ اور شکوک سے کام لینا شروع کرے ...... بدظنی بہت بُری چیز ہے۔ انسان کو بہت سی نیکیوں سے محروم کر دیتی ہے۔ اور پھر ..... یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ انسان خدا پر بدظنی شروع کر دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۰۱)

حضرت اقدس علیہ السلام اپنے منظوم اردو کلام میں فرماتے ہیں:۔

جو لوگ بدگمانی کو شیوہ بناتے ہیں
تقویٰ کی راہ سے وہ بہت دور جاتے ہیں
بے احتیاط ان کی زباں وار کرتی ہے
اک دم میں اس علیم کو بیزار کرتی ہے
اک بات کہہ کے اپنے عمل سارے کھوتے ہیں
پھر شوخیوں کا بیج ہر اک وقت بوتے ہیں

قرآن کریم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ارشادات سے بدظنی و بدگمانی کی مندرجہ ذیل خرابیاں اور نقصانات واضح ہوتے ہیں:۔

۱۔ بدظنی قاتل ایمان، روحانیت سوز اور تقویٰ کے حصول کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔

۲۔ بدظنی انسان کو سچائی، حق و صداقت اور راستبازی کی راہ سے دُور ہٹا دیتی ہے۔

۳۔ بدظنی الفت و محبت اور اخوت و مودّت کی زنجیروں کو کاٹ کر دوستوں کو دشمن اور اپنوں کو بیگانہ بنا دیتی ہے۔

۴۔ بدظنی دل میں شکوک و شبہات پیدا کرتی اور فتنہ و فساد کے شعلوں کو بھڑکاتی ہے۔

۵۔ بدظنی انسان کو بہت سے فوائد اور نیکیوں سے محروم کرکے تباہی و بربادی کے تاریک گڑھوں میں گرا دیتی ہے۔

۶۔ بدظنی انسان کے تمام نیک اعمال کو ضائع کر دیتی ہے۔

۷۔ بدظنی اکثر و بیشتر انسان کو ندامت و پشیمانی سے دوچار کرتی ہے۔

۸۔ بدظنی سے اطمینان قلب سلب ہو جاتا ہے۔ انسان ذہنی انتشار اور دلی بے اطمینانی کا شکار ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں اس کی قوت فیصلہ اور قوت کار معطل ہو کے رہ جاتی ہے۔

۹۔ بدظنی کرنیوالا منفی انداز میں سوچتا ہے منفی انداز فکر رکھنے کی وجہ سے وہ کوئی مثبت اور تعمیری کام نہیں کر سکتا۔ بلکہ تخریب کاری ہی اس کا شیوہ بن جاتا ہے۔

۱۰۔ سوءظن اور بدگمانی کا آغاز انسان سے ہوتا ہے اور بالآخر اس کا مرتکب خداتعالیٰ پر بھی بدگمانی کرنے لگتا ہے جس کے نتیجہ میں وہ دین و دنیا دونوں کی حسنات و برکات سے محروم ہو جاتا ہے اور دوزخ میں جا پڑتا ہے۔

سوءظن اور بدگمانی کے اسقدر وسیع بھیانک اور تباہ کن نقصانات سے آگاہ ہو جانے کے بعد کوئی باشعور اور صحیح فطرت انسان اس ہلاکت آفرین بیماری کو اپنے دل و دماغ میں جگہ نہیں دے سکتا۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس تباہ کن مرض سے ہمیشہ محفوظ رکھے۔ اور ہم اپنے بھائیوں بہنوں، عزیزوں دوستوں اور سب انسانوں کے بارہ میں حسن ظن سے کام لینے والے اور مندرجہ ذیل قرآنی دعا کو ورد زبان بنانے والے ہوں کہ:۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ (الحشر ع۲)

"اے ہمارے ربّ! ہم کو اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں۔ اور ہمارے دلوں میں مومنوں کا کینہ نہ پیدا ہونے دے۔ اے ہمارے ربّ! تو بہت مہربان (اور) بے انتہا کرم کرنے والا ہے۔"

توحید باری تعالیٰ

مجلس انصاراللہ کے سہ ماہی امتحان کے لئے توحید باری تعالیٰ کے دلائل کی تشریح شائع کی جا رہی ہے۔ زعمائے کرام سے گذارش ہے کہ وہ اس سے استفادہ کریں اور اراکین تک اس کو پہنچا دیں۔

(حبیب اللہ خان قائد تعلیم مجلس انصاراللہ مرکزیہ)

قرآن کریم خداتعالیٰ کی توحید پر بڑا زور دیتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وہ اللہ ایک ہے۔ اور فرمایا لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ صرف دعویٰ ہی نہیں قرآن کریم اس کے دلائل بھی دیتا ہے۔

پہلی دلیل

فرمایا۔ لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا (انبیاء: ۲۳) یعنی آسمان و زمین میں اگر اللہ تعالیٰ کے سوا اور بھی معبود ہوتے تو یہ دونوں (یعنی آسمان و زمین) تباہ ہو جاتے اور ان میں فساد برپا ہو جاتا۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ قوانینِ قدرت میں کوئی ٹکراؤ اور کوئی رخنہ نہیں۔ جب سے آسمان و زمین معرض وجود میں آئے ہیں ایک ہی ڈگر پر چل رہے ہیں۔ اگر اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی اور بھی اس کائنات کا مالک ہوتا تو لازمًا وہ اپنا الگ نظام بناتا اور الگ قوانین جاری کرتا اور دنیا جھگڑوں میں پڑ کر کبھی کی تباہ ہو چکی ہوتی۔ اس کا تباہ نہ ہونا اور اس میں کسی رخنہ، بگاڑ یا فساد کا پایا نہ جانا اس امر کی دلیل ہے کہ معبود حقیقی ایک ہی ہے۔

دوسری دلیل

فرمایا:۔ وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ (انبیاء: ۲۷) یہ لوگ کہتے ہیں کہ رحمٰن (خدا) نے بیٹا بنا لیا ہے (ان کی یہ بات درست نہیں ہے کیونکہ) وہ تو ہر کمزوری سے پاک ہے۔

اس آیت میں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اولاد یا نسل تو ان چیزوں سے چلتی ہے جو جلد فنا ہو جانے والی ہوں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ نسل کا سلسلہ صرف حیوانات اور نباتات میں پایا جاتا ہے۔ کیونکہ ان میں فرد کا وجود ایک محدود عرصہ کے لئے قائم رہتا ہے۔ ان کی نوع کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ کوئی جانشین ہو۔ لیکن جن وجودوں نے لمبے عرصہ تک قائم رہنا ہو۔ جیسے پہاڑ اور دریا۔ سورج۔ چاند ستارے۔ ان میں اولاد یا نسل کا سلسلہ نہیں ہوتا۔ اور چونکہ خدا حَیّ و قیّوم ہے اس لئے اس کو نہ اولاد کی ضرورت ہے نہ کسی مددگار یا ساتھی کی۔ اولاد کی ضرورت فانی وجودوں کو ہوتی ہے۔ اور ساتھی کی ضرورت کمزوروں کو ہوتی ہے۔ فرمایا:۔ سُبْحٰنَهٗ۔ خدا تو ہر کمزوری سے پاک ہے۔ بلکہ فرمایا۔ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (الرعد: ۱۷) وہ اللہ ایک ہے اور اس کے ایک ہونے کی دلیل یہ ہے کہ وہ ہر چیز پر غالب ہے۔ غالب کو کسی مددگار کی کیا حاجت؟

تیسری دلیل

فرمایا:۔ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ۔ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ (الرعد: ۱۷)

کیا انہوں نے اللہ کے شریک تجویز کئے ہیں۔ جنہوں نے اس کی طرح کچھ مخلوق پیدا کی ہے۔ جس کی وجہ سے (اس کی اور دوسروں کی) مخلوق ان کے لئے مشتبہ ہو گئی ہے۔ تو ان سے کہہ دے کہ اللہ ہی ہر چیز کا خالق ہے اور وہ کامل طور پر یکتا اور ہر ایک چیز پر کامل اقتدار رکھنے والا ہے۔

اسی طرح سورۃ النحل میں فرمایا:۔ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

صد فی صد ادائیگی کرنیوالے مخلصین

جن مخلصین جماعت کو غلبۂ اسلام کی خاطر مالی قربانی پیش کر کے نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں صد فی صد ادائیگی کی توفیق ملی ہے ان کی ایک اور فہرست دعا اور ریکارڈ کی غرض سے پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اور ان کی اولادوں کو اپنے فضلوں سے نوازے۔ اور سب مزید قربانیاں پیش کرتے چلے جائیں۔ آمین (ظہور احمد۔ سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

نمبر شمار	نام معطی	رقم
۱۳۹۱	مکرم ٹھیکیدار عبدالغفار صاحب منجانب والد صاحب مرحوم دارالصدر غربی ربوہ	۵.۰۰
۱۳۹۲	״ قریشی غلام احمد صاحب مرحوم دارالصدر غربی ربوہ	۵.۰۰
۱۳۹۳	محترمہ روشن بخت صاحبہ اہلیہ قریشی غلام احمد صاحب دارالصدر غربی ربوہ	۵.۰۰
۱۳۹۴	مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب ڈیفنس آفس ڈھاکہ	۵.۰۰
۱۳۹۵	״ ״ ״ منجانب والد صاحب مرحوم	۵.۰۰
۱۳۹۶	مکرم چوہدری سردار احمد صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی	۵.۱۵
۱۳۹۷	مکرم قریشی شجاع اللہ صاحب ناظم آباد وسطی کراچی	۵.۰۰
۱۳۹۸	״ عبدالقیوم صاحب قریشی حلقہ مشرقی کراچی	۵.۰۰
۱۳۹۹	״ ملک محمد اشرف صاحب مرحوم ماڑی پورہ کراچی	۵.۰۰
۱۴۰۰	״ ملک عبدالخالق صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۵.۰۰
۱۴۰۱	״ چوہدری محمد اشرف صاحب منجانب والدہ محترمہ حسین بی بی صاحبہ چک ۲۳ جنوبی سرگودھا	۵.۰۰
۱۴۰۲	״ لفٹیننٹ عبدالمومن صاحب ڈیفنس سوسائٹی کراچی	۵.۰۰
۱۴۰۳	״ چوہدری فیض عالم خان صاحب عزیز آباد کراچی	۵.۰۰
۱۴۰۴	محترمہ رفعت ریحانہ صاحبہ ناظم آباد جنوبی کراچی	۵.۰۰
۱۴۰۵	مکرم محمد شفیع صاحب النور سوسائٹی کراچی	۵.۰۰
۱۴۰۶	محترمہ اہلیہ صاحبہ محمد عبدالماجد صاحب ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی	۵.۰۰
۱۴۰۷	مکرم عبدالماجد صاحب منجانب والد صاحب مرحوم ״ ״	۵.۰۰
۱۴۰۸	مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب نائب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۵.۰۰
۱۴۰۹	״ مجید الدین صاحب ڈیفنس معہ اہل و عیال انسپکٹر کوارٹرز سوسائٹی دارالرحمت وسطی ربوہ	۵.۰۰
۱۴۱۰	مکرم میاں فضل دین صاحب چک ۶۹ ر۔ب گھسیٹ پورہ لائل پور	۵.۰۰
۱۴۱۱	״ میاں احمد علی صاحب ״ ״ ״	۵.۰۰
۱۴۱۲	״ منشی رحمت اللہ صاحب منجانب والدین ״ ״ ״ ״	۵.۰۰
۱۴۱۳	״ چوہدری لعل دین صاحب چک ۶۹ ر۔ب گھسیٹ پورہ۔ لائل پور	۵.۰۰
۱۴۱۴	محترمہ اہلیہ صاحبہ کرنل محمود احمد صاحب دارالصدر شمالی ربوہ	۵.۰۰
۱۴۱۵	مکرم شیخ محمد بشیر صاحب آزاد انبالوی منڈی مریدکے ضلع شیخوپورہ	۵.۰۰
۱۴۱۶	جماعت احمدیہ سنجر چانگ ضلع حیدرآباد	۶.۲۰
۱۴۱۷	محترمہ عمر بیگم صاحبہ والدہ مکرم دلاور حسین صاحب مغل دارالرحمت شرقی ربوہ	۵.۰۰
۱۴۱۸	مکرم محمد ایوب خان صاحب ولد جہان خان صاحب بھٹی کلسیاں ضلع شیخوپورہ	۵.۰۰
۱۴۱۹	״ ملک غلام نبی صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۵.۰۰
۱۴۲۰	جماعت احمدیہ ریلو کے ״ ״	۵.۰۰
۱۴۲۱	مکرم ڈاکٹر منزل حسین صاحب ڈھیپئی ״ ״	۵.۰۰
۱۴۲۲	״ ماسٹر محمد خان صاحب گھٹیالیاں ״	۵.۰۰
۱۴۲۳	لجنہ اماء اللہ جماعت احمدیہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ	۶.۷۵
۱۴۲۴	مکرم چوہدری سلطان علی صاحب درک بھاگووال ضلع سیالکوٹ	۵.۰۰
۱۴۲۵	״ میاں غلام محمد صاحب صراف سیالکوٹ شہر	۷.۰۰
۱۴۲۶	محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک حمید احمد صاحب ڈسکہ سیالکوٹ	۵.۰۰
۱۴۲۷	مکرم ملک حمید احمد صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۵.۰۰
۱۴۲۸	״ ملک محمد اسلم صاحب کوٹلی کوڑا۔ سیالکوٹ	۵.۰۰
۱۴۲۹	״ محمد علی صاحب دانہ زید کا ضلع سیالکوٹ	۵.۰۰
۱۴۳۰	״ چوہدری سردار خان صاحب امرالی ضلع سیالکوٹ	۵.۰۰
۱۴۳۱	״ ملک محمد اسلم صاحب چک ۹۸ شمالی سرگودھا	۵.۰۰

(باقی)

درخواستہائے دعا

محمد امین صاحب آف ڈسکہ کی والدہ محترمہ کا اپریشن ڈسکہ ہسپتال میں ہوا ہے جو کامیاب رہا ہے۔

بشیر اللہ فوزی صاحب کے چچا محترم خالد ہدایت صاحب بھٹی کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔

شاہد رضوان خان صاحب دارالصدر غربی ربوہ کے تایا زاد بھائی محترم حمید اللہ خان صاحب بخار روزہ سے شدید بیمار ہیں۔

وجیہ محمد یعقوب صاحب ساہی وال ضلع سرگودھا کے والد راجہ احمد بخش صاحب تین ماہ سے ٹانگوں کی درد میں مبتلا ہیں۔

مکرم ولی محمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک ۱۱۶ کے لڑکے خورشید احمد صاحب کی ٹانگ کا اپریشن راولپنڈی میں ہو رہا ہے۔

مکرم مسعود احمد صاحب ملتان کی ہمشیرہ لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔

مکرم چوہدری نثار احمد صاحب نمبر ۱ محمد آباد اسٹیٹ (سندھ) کے والد بعارضہ کھانسی و بخار شدید بیمار رہے ہیں۔ گو بخار اتر گیا ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے۔ ذیابیطس کی بھی شکایت ہے۔

مکرم نظام الدین صاحب ناصر نگری سندھ کافی عرصہ سے بیمار ہیں۔ کام کرنے سے معذور ہیں۔ اپنے خاندان میں اکیلے احمدی ہیں اور بیماری کی وجہ سے پریشان ہیں۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سب مریضوں کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(بقیہ "توحید باری تعالیٰ" صہ ۲)

لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (النحل: ۲۱ تا ۲۳) اور اللہ کے سوا جن (معبودان باطلہ) کو وہ پکارتے ہیں وہ کچھ بھی پیدا نہیں کر سکتے بلکہ وہ خود پیدا کئے گئے ہیں۔ وہ سب مردے ہیں نہ کہ زندہ اور وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ کب دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ پس (یاد رکھو) تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔

ان آیات میں بتلایا ہے کہ صرف خالق ہی معبود ہو سکتا ہے اور وہ ایک ہی ہے یعنی اللہ۔ وہی معبود حقیقی ہے۔ باقی سب وجود مخلوق اور مُردہ ہیں۔ اور صفت خلق سے بکلی محروم ہیں وہ ایک خدا ہی ہے جو حی و قیوم ہے اور جس نے ساری کائنات کو پیدا کیا اور اس کو انسان کے لئے مسخر کر دیا ہے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ صرف وہی اس امر کا مستحق ہے کہ اس کی پرستش کی جائے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں۔

اعلان

ماہ امان / ہجرت کے مطالعہ کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "سناتن دھرم" مقرر کی گئی ہے۔ کتاب دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے دستیاب ہے۔ قائدین مقامی کتاب کو منگوا کر خدام میں تقسیم فرما دیں۔ اور ماہ کے آخر میں امتحان لے کر مرکز کو اطلاع دیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

پتہ درکار ہے

مکرم فضل محمد صاحب ولد فقیر شاہ صاحب قوم پٹھان ساکن باڑہ ضلع لاڑکانہ وصیت نمبر ۱۲۷۳۴ کے ساتھ وصیت کے تعلق میں ضروری خط و کتابت ہے۔ ان کا موجودہ ایڈریس درکار ہے۔ اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی صاحب کو ان کا موجودہ پتہ معلوم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

دوا انسانی

دانت مت نکلوائیے

جناب شیخ احسان کریم صاحب پرنسپل ... ہومیوپیتھک ... لاہور نے لکھا:- "مجھے پائیوریا اور کیریز کی تکلیف تھی کسی دوا سے آرام نہ آیا۔ دو دانت بھی نکلوانے پڑے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔

"اینٹی پائیوریا" ANTI PYURRHOEA

"اینٹی کیریز" ANTI CARIES

کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ میرے دانت تندرست اور صحت مند ہو گئے۔" فی کورس ۱۰/- دس روپے

دانتوں کے متعلق مفید لٹریچر مفت

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی [illegible] لاہور کراچی

سٹاکسٹس:- میڈیسن ہاؤس کچہری بازار سرگودھا

ہیڈ آفس: ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

فون ۶۰۵/۶۰۲ گول بازار ربوہ

شفتل اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا اپھارہ

شفائے اپھارہ

کے

ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب ہر پیکٹ پر گارنٹی۔ حضرات فوری ضرورت کیلئے اس دوا کا سٹاک رکھیں۔ قیمت فی پیکٹ ۷۵ پیسے۔ درجن ۸ روپے۔ دو درجن سے زائد پر ڈاک خرچ کی رعایت

شاہ ہومیوپیتھک اسٹور اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سرگودھا بورڈ کی انٹر کالجیئیٹ سالانہ کھیلوں میں
جامعہ نصرت ربوہ کی شاندار کامیابی

۲ مارچ ۱۹۷۴ء کو سرگودہا میں بورڈ کی پانچویں سالانہ کھیلوں کا آغاز ہوا جس میں راولپنڈی ریجن کے مختلف کالجوں نے حصہ لیا۔

جامعہ نصرت ربوہ کو گذشتہ تین سال سے سالانہ سپورٹس میں چیمپئن شپ حاصل ہے۔ جامعہ نصرت کی طالبہ آنسہ امۃ العلیم کو گذشتہ سال کی بہترین کھلاڑی قرار دیا گیا تھا چنانچہ امسال آنسہ امۃ العلیم کی قیادت میں حصہ لینے والی ٹیموں کی مارچ پاسٹ ہوئی۔ مس عبدالکریم پرنسپل گورنمنٹ کالج برائے خواتین سرگودہا نے مارچ پاسٹ کی سلامی لی اور کھیلوں کا افتتاح کیا۔

۵۰ میٹر اور ۱۰۰ میٹر کی دوڑ کے فائنل میں آنسہ مبارکہ فردوس اور آنسہ نبیلہ بشیر نے بالترتیب اوّل و دوم اور آنسہ امۃ العلیم اور آنسہ نبیلہ بشیر نے اوّل و دوم پوزیشن حاصل کی۔

اس کے علاوہ گولہ پھینکنا، نیزہ پھینکنا، سائیکل دوڑ، اونچی چھلانگ، لمبی چھلانگ کے مظاہرہ میں بھی جامعہ نصرت کی طالبات پیش پیش رہیں۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ جامعہ نصرت کی طالبہ آنسہ امۃ العلیم نے گذشتہ برس اونچی چھلانگ میں ''5.4 کا ریکارڈ قائم کیا تھا اور امسال اس ریکارڈ کو آنسہ امۃ العلیم نے ہی توڑ کر ''4.7 کا نیا ریکارڈ قائم کیا۔

وقفہ کے بعد کھیلوں کا آغاز ۲۰۰ میٹر دوڑ کے فائنل سے ہوا۔ جامعہ نصرت کی دو طالبات آنسہ امۃ العلیم اور آنسہ امۃ الکافی نے علی الترتیب اوّل و دوم پوزیشن حاصل کی۔ اسی طرح ۸۰ میٹر کی روک، دوڑ میں بھی جامعہ نصرت کی طالبہ آنسہ امۃ الکافی نے اوّل پوزیشن حاصل کی۔ کھیل کا میدان جامعہ نصرت ربوہ کے ہاتھ رہا۔ کھیلوں کے اختتام پر ریلے دوڑ میں بھی جامعہ نصرت ربوہ کی ٹیم نے ہی اوّل پوزیشن حاصل کی۔

جامعہ نصرت ربوہ نے امسال تین ٹرافیاں حاصل کیں۔ ایک ٹرافی والی بال میں، ایک ٹرافی جامعہ نصرت کی بحیثیت مجموعی تمام کھیلوں میں بہترین کھیل کے مظاہرہ کرنے پر اور تیسری ٹرافی سالِ رواں کی بہترین کھلاڑی آنسہ امۃ العلیم کے حصہ میں آئی۔

مہمانِ خصوصی ڈپٹی ڈائریکٹر یس آف ایجوکیشن سرگودہا مسز چوہدری کی پُر شفقت نصائح کے بعد یہ کھیلیں بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئیں۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

تحریکِ جدید کے معاونینِ خصوصی کیلئے دعا

حال ہی میں علاقہ سندھ کے جن مخلصین نے اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور ایک ہزار یا اس سے زائد رقم کا وعدہ تحریکِ جدید پیش کر کے معاونینِ خصوصی میں شمولیت اختیار کی ہے ان کے ناموں کی ایک قسط قارئینِ کرام کی خدمت میں بغرض دعا درج ذیل ہے۔

۱۔ مکرم نعمت اللہ صاحب جتوئی ایس۔ڈی۔او — حیدرآباد
۲۔ " چوہدری غلام قادر صاحب بسرا — "
۳۔ " " نصیر احمد صاحب — "
۴۔ " شیخ آفتاب احمد صاحب — بدین ضلع حیدرآباد
۵۔ " چوہدری مقبول احمد صاحب باجوہ — ظفر آباد ٹلاہینی ضلع حیدرآباد
۶۔ " " نور احمد صاحب — میرپور خاص سندھ
۷۔ " " عبدالکریم صاحب — " " "
۸۔ " فضل کریم صاحب — پھیرو چیچی ضلع " "
۹۔ " امتیاز الحق صاحب پسر مکرم ڈاکٹر احتشام الحق صاحب محمد آباد اسٹیٹ ضلع میرپور خاص
۱۰۔ " چوہدری فضل احمد صاحب — فضل آباد ضلع میرپور خاص
۱۱۔ " " محمود احمد صاحب — طارق آباد " "
۱۲۔ " ڈاکٹر فقیر محمد صاحب — قمر آباد ضلع نواب شاہ

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا اطفال الاحمدیہ سے خطاب

"پس اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور اُن سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں؟ آپ ایک اٹھنی ماہوار ہمیں دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں اور آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازے میں سے داخل ہو کر ثواب حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

تمام زعماء کرام انصار اللہ سے گذارش ہے کہ اطفال الاحمدیہ کا اجلاس کر کے حضور ایدہ اللہ کا مندرجہ بالا ارشاد انہیں سنانے کا اہتمام فرماویں تا اطفال اس پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں کے وارث ہوں۔

(قائد وقفِ جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

تحریکِ جدید کے جہاد کی اہمیت

تحریکِ جدید کے جہاد کی اہمیت کے سلسلہ میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ ذیل ارشاد ظاہر و باہر ہے۔ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو! گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہے مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اِس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا۔"

پس صاحبِ حیثیت دوستوں کو اِس اہم تحریک میں کم از کم ایک ہزار روپیہ چندہ ادا کر کے تحریکِ جدید کے معاونِ خصوصی بننے کی سعی کر کے اور دوسرے تمام انصار کو حسبِ توفیق حصہ لے کر سعادتِ دارین حاصل کرنی چاہیئے۔

(قائد تحریکِ جدید انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستِ دعا

مکرم محمد عبداللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ سوسائٹی کراچی ۲۹ تحریر فرماتے ہیں کہ ان کی مجلس کے ایک مخلص خادم مکرم چوہدری بدرالضیاء صاحب نے ایف۔اے کے امتحان میں فرسٹ ڈویژن حاصل کرنے پر چندہ مساجد ممالک بیرون مبلغ دو صد روپے بطور شکرانہ مقامی سیکرٹری صاحب مال کو ادا کئے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

قارئینِ کرام سے ان کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو بتاریخ ۵ مارچ ۱۹۷۴ء پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمرِ دراز عطا فرمائے اسے دینی و دنیوی نعمتوں سے نوازے اور خادمِ دین بنا کر اسے ہمارے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

(وسیم احمد قریشی نائب صدر حلقہ احمد کمرشل کالج B/633 ، نیا محلہ، راولپنڈی شہر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴